جمعرات
۲۸- جولائی ۱۹۹۴ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۱۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۶۷ | جمعرات-۱۸-صفر-۱۴۱۵ھ '۲۸-وفا ۱۳۷۳ھش' ۲۸-جولائی ۱۹۹۴ء

جھوٹ بولنے سے دل تاریک' اخلاقی و روحانی قوی زائل ہو جاتے ہیں

کذب کے اختیار کرنے سے انسان کا دل تاریک ہو جاتا ہے اور اندر ہی اندر اسے ایک دیمک لگ جاتی ہے ایک جھوٹ کے لئے پھر اسے بہت سے جھوٹ تراشنے پڑتے ہیں کیونکہ اس جھوٹ کو سچائی کا رنگ دینا ہوتا ہے۔ اسی طرح اندر ہی اندر اس کے اخلاقی اور روحانی قوی زائل ہو جاتے ہیں اور پھر اسے یہاں تک جرأت اور دلیری ہو جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ پر بھی افترا کر لیتا ہے۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جوہرِ قابل کے لئے خدا نے یہی قانون رکھا ہے وہ اپنے خاص بندوں کو مٹی میں پھینک دیتا ہے۔ اور لوگ ان کے اوپر چلتے ہیں اور پیروں کے نیچے کچلتے ہیں' مگر کچھ وقت نہیں گزرتا کہ وہ اس سبزہ کی طرح (جو خس و خاشاک میں دبے ہوئے دانے سے نکلتا ہے) نکلتے ہیں۔ اور ایک عجیب رنگ اور آب کے ساتھ نمودار ہوتے ہیں جو ایک دیکھنے والا تعجب کرتا ہے۔ یہی قدیم سے برگزیدہ لوگوں کے ساتھ سنت اللہ ہے کہ وہ ورطۂ عظیمہ میں ڈالے جاتے ہیں' لیکن نہ اس لئے کہ غرق کئے جاویں بلکہ اس لئے کہ ان موتیوں کے وارث ہوں جو دریائے وحدت کی تہ میں ہیں۔ وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں نہ اس لئے کہ جلائے جائیں بلکہ اس غرض کے لئے کہ خدا تعالیٰ کی قدرت کا تماشہ دکھایا جاوے۔ غرض ان سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے اور ہنسی کی جاتی ہے۔ ان پر لعنت کرنا ثواب کا کام سمجھا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ اپنا جلوہ دکھاتا ہے اور اپنی نصرت کی چمکار دکھاتا ہے۔ اس وقت دنیا کو ثابت ہو جاتا ہے اور غیرتِ الٰہی اس غریب کے لئے جوش مارتی ہے اور ایک ہی تجلی میں اعداء کو پاش پاش کر دیتی ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص ۵۱۵ تا ۵۱۶)

سانحہ ارتحال

○ محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اکرام الحق جتالہ صاحب ۲۸۔ جون ۹۴ بمقام لیہ وفات پا گئیں۔ آپ کی میت ربوہ لائی گئی۔ ۲۹۔ جون کی صبح مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے جنازہ پڑھایا۔ چونکہ آپ موصیہ تھیں لہذا بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم عبدالباسط خان صاحب لاہور مختصر علالت کے بعد انتقال فرما گئے۔ ان کی عمر ۶۷ برس تھی۔ آپ مکرم عبدالقیوم خان صاحب کے صاحبزادے اور حضرت شیخ عبدالرشید رفیق حضرت بانی سلسلہ کے پوتے تھے۔

نصرت جہاں اکیڈمی کا میٹرک کا نتیجہ

○ امسال میٹرک کے امتحان میں نصرت جہاں اکیڈمی کا نتیجہ سو فیصد رہا۔ امسال ۳۸ طلباء نے میٹرک کا امتحان دیا اور سب کے سب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئے۔ ۳۸ میں سے ۳۵ طلباء نے ۷۰ فیصد سے زائد نمبر حاصل کئے۔ ۲ طلباء نے ۶۸% اور ایک طالب علم نے ۶۳،۵ فیصد نمبر حاصل کئے۔ عزیز سمیع اللہ ظفر ۷۳۸ نمبر حاصل کرکے ربوہ کے طلباء میں اول اور عزیز سید وقاص احمد ۷۳۳ نمبر حاصل کرکے ربوہ کے طلباء میں دوم رہے۔

ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے خدا سے قطع تعلق کر لیا

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

ایسے لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جن کی نسبت فرمایا (-) یعنی جنہوں نے اس رحمت اور پاکی کے سرچشمہ قدوس خدا کو چھوڑ دیا اور اپنی شرارتوں چالاکیوں۔ ناعاقبت اندیشوں غرض قسم قسم کی حیلہ سازیوں اور روباہ بازیوں سے کامیاب ہونا چاہتے ہیں' مشکلات انسان پر آتی ہیں۔ بہت سی ضرورتیں انسان کو لاحق ہیں کھانے پینے کا محتاج ہوتا ہے۔ دوست بھی ہوتے ہیں۔ دشمن بھی ہوتے ہیں۔ مگر ان تمام حالتوں میں متقی کی یہ شان ہوتی ہے کہ وہ خیال اور لحاظ رکھتا ہے کہ خدا سے بگاڑ نہ ہو۔ دوست پر بھروسہ ہو ممکن ہے وہ دوست مصیبت سے پیشتر دنیا سے اٹھ جاوے یا اور مشکلات میں پھنس کر اس قابل نہ رہے۔ حاکم پر بھروسہ ہو تو ممکن ہے کہ حاکم کی تبدیلی ہو جاوے۔ اور وہ فائدہ اس سے نہ پہنچ سکے اور ان احباب اور رشتہ داروں کو جن سے امید اور کامل بھروسہ ہو کہ وہ رنج اور تکلیف میں امداد دیں گے اللہ تعالیٰ اس ضرورت کے وقت ان کو اس قدر دور ڈال دے کہ وہ کام نہ آسکیں۔ پس ہر آن خدا سے تعلق نہ چھوڑنا چاہئے۔ جو زندگی اور موت کسی حالت میں ہم سے جدا نہیں ہو سکتا۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے خدا سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم دکھوں سے محفوظ نہ رہ سکو گے۔ اور سکھ نہ پاؤ گے۔ بلکہ ہر طرف سے ذلت کی مار ہو گی اور ممکن ہے کہ وہ ذلت تم کو دوستوں ہی کی طرف سے آجاوے ایسے لوگ جو خدا سے قطع تعلق کرتے ہیں وہ کون ہوتے ہیں؟ وہ فاسق فاجر ہوتے ہیں۔ ان میں سچا اخلاص اور ایمان نہیں ہوتا۔ یہی نہیں کہ وہ ایمان کے کچے ہیں۔ نہیں' ان میں شفقت علی خلق اللہ بھی نہیں ہوتی۔

(از خطبہ ۷ جنوری ۱۸۹۹ء)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲۸ ۔ وفا ۱۳۷۳ ہش ۲۸ ۔ جولائی ۱۹۹۴ء

معرفت اور ابتلا

زندگی میں عسر بھی ہے اور یسر بھی ۔ تنگی بھی ہے اور آسائش بھی ۔ اس بات کا تو امکان ہے ۔ بلکہ ہوتا بھی یوں ہے ۔ کہ تنگی اور آسائش کا معیار الگ الگ ہو جو بات ایک کے لئے تنگی ہے وہ کسی دوسرے کے لئے آسائش ہو ۔ اور جو ایک کے لئے آسائش ہو وہ دوسرے کے لئے تنگی ہو ۔ یہ تو اپنے اپنے ظرف پر منحصر ہے ۔ اور اپنی اپنی قوت برداشت پر ۔ اور اعتماد اور عقیدت پر ۔ لیکن اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ ہر شخص کی زندگی میں عسر بھی ہے اور یسر بھی ۔ تنگی بھی ہے اور راحت بھی ۔

صاحب ایمان جانتا ہے کہ جو کچھ آتا ہے خدا کی طرف سے آتا ہے اگرچہ ہماری تکالیف میں بہت سا ہمارا اپنا ہاتھ بھی ہوتا ہے ۔ ہم غلط سوچ سے نقصان اٹھاتے ہیں ۔ ہم غلط کام سے تکلیف برداشت کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ عناصر جو ہماری تکالیف کا باعث بنتے ہیں ۔ یا جن سے ہم تکلیف محسوس کرتے ہیں وہ سب کے سب خدا ہی کے ہاتھ میں ہیں ۔ آخر یہ کارخانہ قدرت خدا ہی کے حکم پر چلتا ہے ۔ اس کے حکم سے اس میں تبدیلیاں آتی ہیں ۔ بظاہر ہمارے ہاتھ کام کریں بھی تو ان کی گرفت تو خدا ہی کے ہاتھ میں ہوتی ہے ۔ بے شک لوگ کہتے ہیں کہ ہم اپنی قسمت کے آپ مالک ہیں ۔ لیکن قسمت کا لفظ استعمال کر کے ہی ہم اس بات کا اعتراف کر لیتے ہیں کہ عناصر اور نتائج کہیں اور سے آتے ہیں ۔ یعنی خدا کے ہاں سے ۔

معرفت کہتے ہیں خدا سے تعلق کو ۔ خدا کی پہچان کو ۔ خدا سے پیار اور محبت کو ۔ خدا کی بات ماننے کے جذبے کو ۔ اور اسی لئے کہتے ہیں کہ انسان جتنا بھی عسر اور یسر میں خوش رہے ۔ جزبز نہ کرے اتنا ہی وہ معرفت میں اعلیٰ مقام پر ہوتا ہے ۔ یسر میں خوش رہنے کو تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے ۔ اور ہر شخص یسر میں خوش رہتا بھی ہے ۔ دراصل سوال ہے عسر کا ۔ تنگی کا ۔ جب حالات سازگار نہ ہوں ۔ جب انسان سمجھے کہ کوئی بات اس کے اس طرح آڑے آرہی ہے کہ اسے تکلیف پہنچنے کا امکان ہے ۔ ان حالات میں خوش ہونا اور آزردہ نہ ہونا حقیقی طور پر خدا کی رضا سے ہم آہنگ ہونا ہے ۔ انسان ان حالات میں گھبرائے نہیں ۔ یہ حالات بار بار پیدا ہوں پھر بھی نگاہ خدا کی طرف رکھے ۔ اور اس کے دل میں گھبراہٹ نہ پیدا ہو ۔ تو اسے معرفت کہیں گے کیونکہ معرفت خدا کو جان لینے کا نام ہے جو خدا کو جان لیتا ہے اور پہچان لیتا ہے وہ اپنے مصائب پر گھبراتا نہیں ۔ بلکہ ان کے دور کئے جانے کے لئے اسے خدا ہی کی طرف جھکنے کا خیال آتا ہے اور یہ بات اس کے لئے غم کی بجائے خوشی کا باعث بن جاتی ہے ۔

پس مشکلات سے ۔ آزمائے جانے سے ۔ گھبرائیے نہیں ۔ خدا کی رضا سے ہم آہنگ رہئے ۔

کون کیا ہے، کس سے پوچھیں، اور ہم پوچھیں بھی کیوں
احترام آدمیت ہے شرافت کی دلیل
جذبۂ نفرت ہے وجہِ امتیاز این و آں
مونس و غمخوار ہونا ہے محبت کی دلیل

ابوالاقبال

دل نے پھر آج زمانے سے بغاوت کر دی
نام تیرا جو لیا ایک قیامت کر دی

تو اگر دیکھے تو پہچان سکے نہ مجھ کو
حادثوں نے ہے عجب سی مری صورت کر دی

لوگ کہتے ہیں کہ تُو بھول گیا ہے مجھ کو
اس خبر نے تو قیامت پہ قیامت کر دی

تیرے کُوچے کی گدائی میں ہے شاہی کا مزہ
تیری چاہت نے تو جنّت مری قسمت کر دی

چند سکّوں کے عوض بِک گیا انساں افسوس
کس نے نیلام سرِ عام شرافت کر دی

اب نہ آنکھوں میں کوئی اشک نہ ہونٹوں پہ گلہ
نااُمیدی نے منیرہ کی یہ حالت کر دی

عشق میں رسمِ وفا نام ہے مر جانے کا
"جب ترا حکم مِلا ترک محبّت کر دی"

سیدہ منیرہ ظہور

تم سنبھل جاؤ اور ہر ایک بے اعتدالی کو چھوڑ دو

"اے عقل مندو! یہ دنیا ہمیشہ کی جگہ نہیں تم سنبھل جاؤ ۔ تم ہر ایک بے اعتدالی کو چھوڑ دو ۔ ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو ۔ انسان کو تباہ کرنے والی صرف شراب ہی نہیں بلکہ افیون گانجہ چرس بھنگ تاڑی اور ہر ایک نشہ جو ہمیشہ کے لئے عادت کر لیا جاتا ہے وہ دماغ کو خراب کرتا ہے اور آخر ہلاک کرتا ہے ۔ سو تم اس سے بچو ہم نہیں سمجھ سکتے کہ تم کیوں ان چیزوں کو استعمال کرتے ہو جن کی شامت سے ہر ایک سال ہزارہا تمہارے جیسے نشہ کے ہیں اس دنیا سے کوچ کر جاتے ہیں اور آخرت کا عذاب الگ ہے ۔"

"جو حالت میری توجّہ کو جذب کرتی ہے اور جسے دیکھ کر میں دُعا کے لئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں وہ ایک ہی بات ہے ۔ کہ میں کسی شخص کی نسبت معلوم کر لوں کہ یہ خدمت دین کے سزاوار ہے اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کے لئے ۔ خدا کے رسول کے لئے ۔ خدا کی کتاب کے لئے اور خدا کے بندوں کے لئے نافع ہے ۔ ایسے شخص کو جو درد و الم پہنچے وہ درحقیقت مجھے پہنچتا ہے ۔ ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ وہ اپنے دلوں میں خدمت دین کی نیت باندھ لیں جس طرز اور جس رنگ کی خدمت جس سے بن پڑے کرے ۔"

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں-

پس (ہم تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں) میں ادنیٰ حالت سے لے کر اعلیٰ حالت تک کی دعا مانگ لی گئی مگر اس بات کا فیصلہ کہ یہ دعا کس حد تک قابل قبول ہو گی یہ فیصلہ ہم تیری (ہی عبادت کرتے ہیں) نے پہلے ہی کر دیا ہے اور (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) کے مضمون کی تفصیل خدا کی نظر میں ہے اور فرشتے اس تفصیل کو لکھتے چلے جاتے ہیں اور ایک ایسا اعمال نامہ تیار کرتے چلے جاتے ہیں جن کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ جب قیامت کے دن دوسری زندگی میں یہ اعمال نامہ انسان کے سامنے پیش ہو گا تو حیرت سے کہے گا کہ (-) کہ کیسی کتاب ہے کہ کوئی چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی نہیں چھوڑ رہی اور کوئی بڑی سے بڑی چیز بھی نہیں چھوڑ رہی- ہر چیز کا اس نے احاطہ کیا ہوا ہے- پس وہ احاطہ جو قیامت کے دن ہو گا وہی احاطہ اس دنیا میں (ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں) کے وقت ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ دعاؤں کی قبولیت میں ہر بندے سے الگ الگ سلوک ہو رہے ہوتے ہیں- حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی ایک دعا تھی لیکن وہ ایک ایسے شخص کی دعا تھی جو تمام انسانوں کے رفع کے وقت خواہ وہ عام انسان تھے یا انبیاء تھے سب کو پیچھے چھوڑ گیا اور اس کا مقام قرب ہر دوسرے نبی سے ہی بالا نہیں بلکہ تمام فرشتوں' تمام ملائک تمام کائنات میں ہر وجود سے آگے تھا- پس اس مقام قرب پر جو سفارش ہوتی ہے یا دعا ہوتی ہے اس کا ایک اور مرتبہ ہے اور دنیا میں بھی ہم یہی کچھ دیکھتے ہیں- اس لئے خدا کے مضمون کو سمجھنے کے لئے کوئی غیر معمولی صلاحیتیں درکار نہیں- آپ روزمرہ کی دنیا میں اتر کر اپنے گردوپیش میں' اپنی فطرت اور فطرت کے نتیجے میں اپنے تعلقات پر غور کریں جو طبعی تعلقات ہیں اور سچائی پر مبنی ہیں تو آپ کے لئے خدا تعالیٰ سے تعلقات قائم کرنا کچھ بھی مشکل نہیں رہتا- اب ایک بادشاہ کے حضور اس کا وزیر اعظم جو اس کا چہیتا بھی ہو وہ ایک درخواست پیش کرتا ہے- اگرچہ وہ درخواست ایسے غریبوں کی طرف سے ہے یا ایسے مجرموں کی طرف سے ہے جن سے بادشاہ کو یا تعلق نہیں ہے یا ان سے ناراض ہے لیکن جب وزیر اعظم وہ درخواست پیش کرتا ہے تو اس کی حیثیت بالکل بدل جاتی ہے اور قبولیت کا ایک بڑا مرتبہ اس درخواست کو حاصل ہو جاتا ہے ورنہ ہر کس و ناکس کو کہاں یہ طاقت حاصل ہے کہ وہ بادشاہ کی بعض دفعہ زنجیر بھی کھٹکھٹا سکے کجا یہ کہ اس کی آواز وہاں تک پہنچے تو وسیلے کا مضمون بھی اس سے شروع ہو جاتا ہے-

اس مضمون کے معاً بعد (ہمیں سیدھے راستے پر چلا) کی دعا اسی مضمون کو آگے بڑھا رہی ہے اور نئے نئے جہان علم و معرفت کے ہمارے سامنے کھولتی ہے- (ہم تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں) مدد مانگیں تو کیا؟ یہاں نستعین کا عبودیت سے صرف ان معنوں میں تعلق نہیں جو میں بیان کر چکا ہوں بلکہ نستعین ایک خالی برتن ہے- اب دیکھنا یہ ہے کہ اس میں کیا مانگا گیا ہے- نستعین کا ایک تعلق رب سے ہے' رحمان سے ہے- رحیم سے ہے- مالک یوم الدین سے ہے اور عبادتوں سے ہے اور اس کی روشنی میں ہر چیز انسان مانگ سکتا ہے ایک تسمہ بھی خدا سے مانگتا ہے اور مانگنا چاہئے اور آنحضرت ﷺ نے یہی فرمایا ہے کہ خدا سے صرف بڑی چیزیں نہیں چھوٹی چیزیں بھی مانگو اور صرف چھوٹی نہیں بلکہ بڑی چیزیں بھی مانگو تو نستعین کا ایک بہت ہی بڑا وسیع اور کھلا برتن ہے جس کو آپ نے کچھ نہ کچھ مانگ کر بھرنا ہے لیکن جب آپ (ہمیں سیدھے راستے پر چلا) کہتے ہیں تو یہاں آپ دنیاوی چیزوں سے ہٹ کر کچھ اور مانگنے لگے ہیں- اب یہاں نعمتیں نہیں مانگ رہے بلکہ مراتب مانگ رہے ہیں اور ان دو باتوں میں بڑا فرق ہے- (ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام کیا ہے) فرمایا- یہ نہیں فرمایا کہ اے خدا! ہمیں اس رستے کی طرف ہدایت دے جس پر نعمتیں ملتی ہوں- نعمتیں تو جتنی مانگی تھیں پہلے ہی مانگ چکا ہے یعنی دنیا کی نعمتیں اور دوسری ایسی چیزیں جو نعمت کہلاتی ہیں- یہاں کہیں یہ نہیں فرمایا کہ اے خدا ہمیں اس رستے کی ہدایت دے جہاں نعمتیں ملتی ہو- فرمایا: (جن پر تو نے انعام کیا ہے) اس رستے کی طرف ہدایت دے جہاں تیرے پیار حاصل کرنے والے' تجھ سے انعام پانے والے چلتے ہیں- اب یہاں اس دعا میں نعبد اور نستعین کے دونوں مضامین اکٹھے ہو گئے ہیں- یہ بتایا گیا ہے کہ روحانی مرتبے اور قرب الٰہی کے لئے اگر تم دعا مانگو گے تو یہ ایک ایسا مضمون ہے جو عام حالات میں نعمتیں عطاء کرنے سے مختلف مضمون ہے- ایک کافر جو خدا تعالیٰ کے احکامات سے کھلم کھلا بغاوت کرتا ہے وہ بھی خدا کی نعمتوں میں حصہ پاتا ہے کیونکہ دنیا میں ہر جگہ اس کی نعمتیں پھیلی پڑی ہیں- کوئی ایسا انسان نہیں جو خدا کی نعمت سے حصہ نہ پاتا ہو لیکن جب آپ یہ کہتے ہیں کہ اے خدا! ہمیں ان لوگوں کا رستہ دے جو منعم علیہ ہیں تو نعمتیں نہیں مانگی بلکہ خدا سے انعام یافتہ لوگ بننے کی دعا مانگی ہے اور یہاں سارے کافر' تمام خدا سے روگردان اور دنیا دار الگ ہو جاتے ہیں اور ان کا رستہ یہاں ختم ہو جاتا ہے-

خدا سے اس کا قرب مانگو

اب ایک اور رستہ شروع ہوتا ہے جو قرب الٰہی کا رستہ ہے- خدا سے پیار مانگنے کا رستہ ہے- اس سے مراتب حاصل کرنے کا رستہ ہے اور اس کے متعلق ہمیں فرمایا کہ یہ رستہ تمہیں تب عطاء ہو گا جب تمہاری عبادت واقعتہً "ان رستوں سے گزرے گی جن رستوں سے انعام پانے والوں کی عبادتیں گزر چکی ہیں- جہاں تم نعمت کی دعا نہیں مانگ رہے ہو گے بلکہ نعمت پانے والوں جیسا بننے کی دعا مانگ رہے ہو گے اور یہ دعا پہلی دعا سے بہت زیادہ مشکل دعا ہے- لوگ عموماً سمجھتے ہیں- (ہمیں سیدھے راستے پر چلا) کہنا بڑا آسان کام ہے کہ اے خدا ہمیں سیدھے رستے پر چلا- بس بات ختم ہو گئی- وہ یہ نہیں سوچتے کہ جن لوگوں پر خدا نے انعام کیا تھا وہ تھے کون کون اور اس دنیا میں کن کن مصیبتوں سے گزرے ہوئے ہیں- حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تمام انعام پانے والوں کے سردار تھے اور اس سے پہلے موسیٰؑ نے بھی انعام پائے اور عیسیٰؑ نے بھی پائے اور ابراہیم نے بھی پائے اور نوحؑ نے بھی پائے اور تمام گذشتہ انبیاءؑ جن کی تاریخ قرآن کریم میں محفوظ ہے وہ لوگ ہیں جو منعم علیھم کے گروہ میں داخل ہیں- اس رستے پر چلتے رہے جس پر خدا نے انعام پانے والے انسان پیدا کئے تھے- انعام نہیں رکھے' انعام حاصل کرنے والے انسان پیدا کئے تھے- اب ان پر آپ نظر ڈالیں تو ہر ایک کی زندگی ایک مصیبت یعنی دنیا کی نظر میں- ایسے خطرناک مراحل سے گزرے ہیں- ایسے تکلیف دہ حالات کا ساری عمر سامنا رہا- ایسی ایسی آزمائشوں میں مبتلا ہوئے ایسے ایسے دکھ ان پر لادے گئے کہ جو عام انسان کی کمر توڑ دیتے ہیں تو کیا آپ یہ دعا مانگ رہے ہیں کہ اے خدا ہمیں وہ بنا دے- اچانک ایک جھٹکا انسان کو لگتا ہے اور انسان حیران رہ جاتا ہے کہ میں کہاں پہنچ گیا (ہم تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں) کہتے کہتے آرام سے میں ہر چیز مانگتا ہی چلا جا رہا تھا اور اچانک ایسے مقام پر پہنچ گیا ہوں جہاں ڈر لگتا ہے اور دل میں خوف پیدا ہوتا ہے کہ میں کیا مانگ رہا ہوں- اور اگر یہ دیانتداری سے مانگتا ہے تو پھر ہر بڑی سے بڑی قربانی کے لئے تیار ہونے کی کوشش کرتا ہے اور (مناسب حال ہمیں ہمارے عبادت کے طریق بتا) کی دعا مانگ رہا ہوتا ہے- یہ کہہ رہا ہوتا ہے کہ اے خدا! اب مجھے میری قربان گاہیں دکھا- مجھے بتا کہ کہاں کہاں میرے خون کے قطرے تیری راہوں میں بہنے چاہئیں- کس کس مقام پر میرے سر قلم ہونے چاہئیں اور میری جان تجھ پر فدا ہونی چاہئے- کتنی عظیم لیکن ایک کتنی مہیب دعا بن جاتی ہے ان معنوں میں کہ انسان منعم علیھم کے گروہ پر جب غور کرتا ہے تو ایک اور ہی تصویر ابھرتی ہے اور اس تصویر کے ساتھ خوف جو پیدا ہوتا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس کا علاج قرآن کریم میں رکھ دیا ہے- فرمایا: منعم علیہ وہ نہیں ہیں جو صرف انبیاء سے تعلق رکھتے ہیں بلکہ ان کے مختلف مراتب ہیں- (اور جو لوگ بھی) اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین (میں) اور یہ لوگ (بہت ہی) اچھے رفیق ہیں) تو اے بندو! خوف نہ کھاؤ لیکن سچائی سے دعا ضرور مانگو- اگر تمہیں ابھی یہ حوصلہ نہیں کہ منعم علیھم لوگوں کے سرتاجوں جیسا بننے کی کوشش کرو اور خدا سے یہ دعا مانگو کہ جس طرح ان کی زندگیاں گزریں ویسی ہی ہماری زندگیاں بھی گزریں تو پھر ذرا نیچے اتر جاؤ- نچلی سیڑھی پر کھڑے ہو کر دعا مانگ لو- وہاں نہیں ہمت پڑتی تو اس سے نچلی سیڑھی پر کھڑے ہو کر دعا مانگ لو- سب سے آخری چوکھٹ پر کھڑے ہو جاؤ- صالحین کے اندر ہر قسم کے لوگ شامل ہیں- ایسے بھی ہیں جن سے کمزوریاں بھی سرزد ہوئیں- جن کے اندر زیادہ بوجھ اٹھانے کی طاقت نہیں تھی' اللہ ان سے درگزر فرماتا رہا مگر کسی میں تو ضرور شامل ہو اور کچھ نہ کچھ ویسے نمونے ضرور دکھاؤ جیسے انعام پانے والوں نے اس سے پہلے دکھائے ہیں- تو دیکھئے یہ سورہ فاتحہ کی دعا ہمیں کن کن راہوں سے گزارتی رہی ہے- کن کن نئے مطالب اور معارف کے جہان ہمارے سامنے کھولتی چلی جا رہی ہے اور کھولتی رہی ہے اور کس طرح ہمیں رفتہ رفتہ سلیقہ سکھاتی ہے' تربیت دیتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کس طرح ادا کرو' اس سے کیا فائدہ اٹھاؤ- کس طرح اس سے دلی تعلق قائم کرو لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا یہ مضمون تو شاید اور ایک دو خطبوں کا محتاج ہے- ابھی وقت ختم ہو رہا ہے- ایک گھنٹہ کے قریب وقت گزر چکا ہے تو اللہ تعالیٰ توفیق عطاء فرمائے تو آئندہ یا اس سے آئندہ خطبے میں (اللہ نے چاہا تو) اس مضمون کو جاری رکھیں گے-

(ذوق عبادت اور آداب دعا ص ۷۰ تا ۸۷)

اے عقل مندو! یہ دنیا ہمیشہ کی جگہ نہیں- تم سنبھال جاؤ- تم ہر ایک بے اعتدالی کو چھوڑ دو-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

فتح اور نصرت اور کامیابی کا نسخہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الاول نے ۲۷- ستمبر ۱۹۱۲ء کو فرمایا-

دنیا میں انسان ایک معجون ہے اس نے زمین کو پھاڑا- پہاڑوں کو چیرا سمندر کی تہہ سے موتی نکالے- ہوا' سمندر اور روشنی پر حکومت کرتا ہے- باوجود اس کے کمال کے کسی اور کے نمونہ کو اختیار کرنا چاہتا ہے- تاجر کسی بڑے تاجر' سپاہی کسی بڑے کمان افسر کی طرح بننا چاہتا ہے- راولپنڈی کے ایک دربار میں پرنس آف ویلز کی شان و شوکت دیکھ کر ایک احمق نے مضمون لکھا کہ کاش میں ہی پرنس ہوتا- ایک میرا دوست مرض جذام میں گرفتار یہاں آیا- مجھے کہنے لگا آپ عقلمند نہیں معلوم ہوتے- آپ مجھے اجازت دیں میں کوشش کروں فوراً آپ کو زمین کے بڑے مربعے دلا سکتا ہوں- آپ بادشاہ بن جائیں گے- میں نے اس کہا کہ تم نہیں جانتے خوشی اور شے ہے- تم مجھے زمین دلواتے ہو خود تو بڑے زمیندار ہو- مگر دیکھو تم میں ایسی بیماری ہے کہ تمہارے رشتہ دار بھی تم سے نفرت کرتے ہیں پھر وہ زمین کس کام' غرض ہر شخص کسی نمونہ کو سمجھنے کا خواہش مند ہے- کوئی حسن و جمال کا شیدا- کوئی ناموری چاہتا ہے- کوئی حکومت کو پسند کرتا ہے- کوئی کسی اور بڑائی کا حریص ہے- اس واسطے اللہ تعالیٰ ان کے واسطے ایک نمونہ پیش کرتا ہے دوات اور قلم ہو- اور اس سے جو لکھا جا سکتا ہے- سیاسی لوگ سیاست پر کتب لکھتے- ناولسٹ ناول لکھتے- اور مختلف لکھنے والے مختلف اشیاء پر لکھتے اور ان کی تحریریں جمع کرو یہ ثابت ہو گا کہ محمد رسول اللہ ﷺ مجنون نہیں تھے- انہوںؐ نے جو کچھ خلقت کے سامنے پیش کیا وہ حق و حکمت سے پُر اور انہوںؐ نے جو تحریر پیش کی ہے اس کا مقابلہ کوئی تحریر دنیا بھر کی نہیں کر سکتی تمام تعلیمات جن پر عمل کر کے انسان خدا تک پہنچ سکتا ہے- وہ سب اس کتاب میں جمع ہیں دلیل یہ ہے کہ مجنون کے نہ رونے کی کسی کو پرواہ ہے نہ اسکے ہنسنے کی کسی کو خواہش- نہ اس کی طاقت کی قدر ہو سکتی ہے- وہ سارا دن سوئے جاگے بیٹھے سردی میں ننگا- گرمی میں لحاف لے اس کی محنت کا بدلہ نہیں- لیکن اے نبیؐ تیری محنتوں کا ثمرہ غیر ممنون ہے اس کا خاتمہ نہیں- ہم نے خود تجربہ کیا ہے- آنحضرت ﷺ کے ہر کام کا پھل ہمیشہ قائم ہے- پھر مجنون کے اخلاق نہیں ہوتے وہ دوست کو دشمن اور دشمن کو دوست بنا لیتا ہے- لیکن آنحضرت ﷺ بڑے اخلاق اعلیٰ رکھتے تھے- حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ قرآن لائف آف محمدؐ ہے- خُلقہ القرآن پھر فرمایا دیکھو اے مخالفو اس کے مقابلہ میں کسی کا زور نہ چلے گا- یہ بھی دیکھے گا اور تم بھی دیکھو گے کہ کون فتح مند ہوتا ہے- عرب اور عجم کوئی اس کے بالمقابل کامیاب نہ ہو سکے گا- یہ اس کی صداقت کی دلیل ہے-

اگر تم کوئی نمونہ اعلیٰ چاہتے ہو اور وعدہ خداوندی سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو یاد رکھو کہ علم کے لئے قرآن شریف اور عملی زندگی کے لئے آنحضرت ﷺ کا عمل در آمد بس ہے-

آج سمت ۱۹۰۹ء- اس سے پیچھے جاؤ تو میری یاد داشت میں سمت ۱۹۰۲ء کی باتیں موجود- سمت ۱۹۰۳ء میں مجھے خوب یاد ہے- ایک ڈاکو پکڑا گیا تھا اور سکھوں نے اس کا سر کاٹ کر بھیرہ کے دروازہ چٹی پلی پر لٹکا دیا تھا- مجھے خوب یاد ہے- غرض اس وقت سے لے کر آج تک جس نسخہ کو بہت آزمایا وہ یہی کہ فتح اور نصرت اور کامیابی کے حصول کا ایک ہی نسخہ قرآن شریف ہے-

(خطبات نور جلد دوئم ص ۱۶۹)

بقیہ کالم ۴

بیان کی ان لفظوں میں وضاحت کرنا پڑی کہ توہین رسالتؐ کے قانون مجریہ ۲۹۵ سی میں تبدیلی تخفیف کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور نہ ہی کوئی ایسی تجویز حکومت کے زیر غور ہے اور منگل کی شام کو سرکاری طور پر جاری کئے گئے ایک بیان میں وزیر قانون نے کہا کہ "ایسی افواہیں پھیلانے والے عناصر ملک میں بدامنی پھیلانا چاہتے ہیں جبکہ ان افواہوں کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں" انہوں نے کہا کہ ایسا پراپیگنڈہ کرنے والے اور افواہیں پھیلانے والے مخصوص عناصر کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے- ایسے لوگ اپنے مخصوص گروہی مفادات کے لئے مسلمانوں کو مسلمانوں کے ہاتھوں قتل کرانے کی سازشیں پہلے بھی تیار کرتے رہے ہیں اور اب بھی کر رہے ہیں انہوں نے کہا جو بیان انہوں نے کسی بھی فورم پر دیا ہی نہیں اس پر احتجاج کرنا کہاں کی شرافت ہے- عوام دشمن عناصر اپنے مذموم عزائم کے حصول کے لئے اسلام کا نام استعمال کرنیوالے ایسے تمام عناصر سے ہوشیار رہیں تاکہ ان کے جذبات کو مشتعل کر کے یہ اپنے منفی عزائم میں کامیاب نہ ہو جائیں"

ملاحظہ فرمایا آپ نے اسے کہتے ہیں-

وہ جس کا سارے فسانے میں کوئی ذکر نہیں
وہ بات ان کو بہت ناگوار گزری ہے

اداریہ ہفت روزہ لاہور ۱۶- جولائی ۹۴ء

احتجاج برائے احتجاج

اللہ اسے قائم و دائم رکھے ہمارا بھی بڑا عجیب غریب ملک ہے جہاں ایک اچھا خاصہ طبقہ ایسا رہتا ہے جسے ماحول کا سکون بھی کچھ دیر کے بعد کاٹنے لگتا ہے- اور ماحول میں امن و سکون دیکھتے ہی اس کی رگیں پھولتی اور اس کے اعصاب کسی تازہ ہنگامہ آرائی کے لئے پھڑکنے اور اینٹھنے لگتے ہیں اور وہ جو کبھی آج سے نصف صدی قبل دیہات و قصبات کے گلی کوچوں میں "منجھی پیڑی ٹھکالو"..یا.. "چھاج گھٹوالو کھاٹ بنوالو" قسم کی آوازیں سننے میں آیا کرتی تھیں یہ طبقہ بھی جلسہ کروالو جلوس نکلوالو" قسم کے نعرے لگانے لگتا ہے- اور اب تو اس کی ہنگامہ آرائی نے باقاعدہ نقد آور فصل کی صورت اختیار کر لی ہے- باقاعدہ نعروں کے سودے ہوتے ہیں ٹھیکے چکتے ہیں بس "جتنے دام ویسا کام" ہماری سیاست کی گہرائی و گیرائی تو سب جانتے ہیں کہ سر تا سر ضد تعصب- و دشمنی نما مخالفت- منافرت انگیزی اور "احتجاج برائے احتجاج" کا دوسرا نام ہے آپ اسے جمہوری "نو سربازی" کا نام بھی دے سکتے ہیں- کسی بھی جمہوری حکومت میں اپوزیشن کی حیثیت ریاست کے دوسرے ستون کی سی ہوتی ہے- مگر پچھلے چند ہفتوں تک ہمارے یہاں اپوزیشن کا جو رول رہا- اسے "کھیلیں گے نہ کھیلنے دیں گے" کا نام ہی دیا جا سکتا تھا- پھر جو حکمران طبقے نے اپنے پیشرووں کا طرز عمل اور کرتوت کھنگالنے شروع کئے اور رفتہ رفتہ شریفوں کی شرافتوں اور دیانتوں کے پٹ کھلنے لگے تو ان کے متمولانہ تکبر نے "کھیلیں گے تو ہم ورنہ کوئی نہیں کھیلے گا" کا انداز اختیار کر لیا اور ہر بات کی تان سیاسی دشمنی اور سیاسی تہمت طرازی پر ٹوٹنے لگی-

اپوزیشن کا کوئی ہیلی کاپٹر زمین پر آرہا تو اعتراض اچھلا کہ ایسا بااختیاروں کے اشارے پر ہوا ہے اپوزیشن کے کسی رکن کی کار کسی ہائی وے پر ٹرک سے ٹکرا گئی تو اگلے ہی دن اس تصادم کا الزام حکومت پر عائد کر دیا گیا- اگر اپوزیشن کا کوئی ضمانت پر رہا شخص طبعی موت مر گیا تو فوراً الزام عائد ہوا کہ یہ موت اس تشدد کے نتیجے میں ہوئی ہے جو اس پر پولیس کی تحویل کے ایام میں کیا گیا- کہیں کسی بااختیار نے اپنی کسی ضرورت کے لئے اپنی ملکیتی زمین کا کوئی ٹکڑہ فروخت کر دیا- تو اخبارات کے ذریعہ الزام عائد ہوا کہ ناقص زمین (اختیارات کے بل پر) مہنگے داموں فروخت کی گئی یہ سوچے بغیر کہ زمین کی فروخت کے وقت بااختیار بھی تھا یا نہیں- اور مزیدار بات یہ ہے کہ یہ الزام تراشی ان بزرگوں کی طرف سے کی گئی جو بینکوں سے کروڑوں روپے بغیر کسی ضمانت و کفالت کے ہتھیا لینے کے عادی ہو چکے ہیں- بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا پچھلے دنوں وفاقی وزیر قانون نے جریدہ نگاروں سے گفتگو کے دوران رواروی میں کہیں یہ بتلا دیا کہ وفاقی کابینہ نے توہین رسالتؐ کے قانون میں ایسی ترمیم کی منظوری دے دی ہے کہ اب پولیس اس قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کو گرفتار کر کے جیل نہیں بھجوا سکے گی- کیونکہ حکومت ہر قسم کی انتہا پسندی کے خلاف ہے- ظاہر ہے یہ ایک بے ضرر سا بیان تھا- محض طریق گرفت میں تبدیلی سے متعلق قوانین بنتے اور نافذ ہوتے ہی رہتے ہیں- ان کے نفاذ و اطلاق کے بعد جوں جوں ان کی کمیاں اسقام' خلاء اور فروگذاشتیں سامنے آتی رہتی ہیں- وقت کے تقاضوں کے مطابق ان میں ترامیم اور لفظی تبدیلیاں بھی ہوتی رہتی ہیں تاکہ ملک کے کسی طبقہ کے نزدیک متعلقہ قانون ناانصافی پر مبنی نہ رہے- اس بیان میں تو متذکرہ قانون کی ہیئت تبدیل کرنے کا ذکر تھا نہ سزا میں کسی قسم کی تخفیف یا تبدیلی کا- مقصود صرف قانون کو زیادہ سے زیادہ منصفانہ بنانے کا تھا-

لیکن ہماری اپوزیشن بھلا ایسے نازک' اہم اور حساس معاملہ کو کیوں کر نظرانداز کر سکتی تھی- اس نے فوراً علماء ... کے ذریعہ عوام کالانعام کو ورغلا کر سڑکوں پر نکل آنے کے لئے بھڑکا دیا صوبے میں دو بلکہ تین دن مسلسل ہڑتال کی کیفیت طاری رہی- بڑے بڑے شہروں میں جلوس نکالے گئے اشتعال انگیز نعرہ بازی ہوئی بعض مقامات پر محافظین قانون سے جلوس کے شرکاء کا تصادم بھی ہوا البتہ ہڑتال اور جلوس بازی سے شہری آزادیوں کا سکون تلپٹ ہو کر رہ گیا- ذرا ملاحظہ فرمائیے اس اشتعال انگیز احتجاجی اقدام پر اخبارات کی شہ سرخیاں-

لاہور جھنگ گوجرانوالہ- گوجرہ- چنیوٹ- شیخوپورہ - سمندری اور کئی دوسرے شہروں میں مکمل ہڑتال رہی شمع رسالتؐ کے پروانے نعرے لگاتے ہوئے سڑکوں پر نکل آئے- اقبال حیدر کو برطرف کر کے گرفتار کیا جائے- سزا کم ہوئی تو عاشقان رسولؐ گلیوں اور بازاروں میں راج پالوں اور رشدیوں کو چھرے گھونپ دیں گے لاہور سمیت کئی شہروں میں آج پھر ہڑتال ہو گی- اقبال حیدر کو برطرف کر کے توہین رسالتؐ کی سزا بحال کی جائے-

چنانچہ صورتحال کی سنگینی کے پیش نظر وفاقی وزیر قانون سید اقبال حیدر کو اپنے متذکرہ بالا

باقی کالم ۲ پر

یادرفتگان .... مجید طاہر ابن اللہ بخش زراعتی

مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب ۔ زراعت ماسٹر

مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب کاہلوں ریٹائرڈ زراعت ماسٹر جو ربوہ میں زراعتی صاحب کے نام سے معروف تھے ۔ نے ۱۹۲۶ء میں اپنے ذاتی مطالعہ، علم اور اللہ تعالیٰ سے راہنمائی کے نتیجے میں احمدیت قبول کی تھی۔ ایک برس بعد ۱۹۲۷ء میں خود اور ان کی اہلیہ طالعہ بیگم دونوں نے وصیت فرمائی۔ دونوں قبولیت احمدیت سے لے کر اپنی زندگی کے آخری سانس تک نہایت اخلاص اور محبت کے ساتھ احمدیت کی خدمت میں مصروف رہے۔ ان کے اخلاص اور احمدیت کے لئے محبت اور غیرت کے واقعات شاید آئندہ کسی اشاعت میں پیش کریں۔ آج صرف ان کے بنیادی اہم حالات زندگی پیش کئے جا رہے ہیں۔ آپ کا تعلق ضلع نارووال کے ایک گاؤں موضع عینووالی کاہلوں سے تھا۔ جب کہ آپ کی پیدائش سانگلہ ہل کے قریب ایک گاؤں "پہاڑی پور" میں ہوئی۔ ایس۔ وی کرنے کے بعد ۱۹۱۴ء میں آپ نے سب سے پہلے سیالکوٹ کے ایک سکول میں بطور ٹیچر اپنی ملازمت کا آغاز کیا۔ تب سے ۱۹۵۶ء تک قریباً چالیس برس صوبہ پنجاب کے مختلف اضلاع میں بطور ٹیچر تعینات رہے۔ اور اس طرح ہزار ہا بچوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرتے رہے۔ ۱۹۴۱ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی سے ملاقات کے لئے قادیان تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا "آپ ہمارے پاس آجائیں" چنانچہ فوراً گذشتہ ۲۵ برس کی سرکاری ملازمت کی بالکل پروا نہ کرتے ہوئے اپنی خدمات پیش کر دیں سب کچھ چھوڑ کر قادیان آکر آباد ہو گئے۔ قیام پاکستان کے بعد چنیوٹ اور اس کے بعد ربوہ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول میں خدمات انجام دیں۔ یہیں سے ۱۹۵۶ء میں ریٹائر ہوئے ۱۹۴۸ء میں ان کی اہلیہ وفات پاگئیں۔ ریٹائرمنٹ کے بعد محلہ دارالصدر شمالی میں منتقل ہو گئے اور اس محلہ کے صدر منتخب ہوئے جہاں قریباً بیس برس اس محلہ کے صدر رہے۔ اس کے علاوہ زعیم انصار اللہ اور مختلف جماعتی عہدوں پر آپ کی خدمات ایک لمبے عرصے پر پھیلی ہوئی تھیں۔ آپ ایک ایسے نافع وجود تھے کہ محلہ کے گھر گھر میں ان کی محبت اور شفقت کی داستانیں لوگوں کے دلوں میں رقم ہیں۔ ہر شخص ایک ہی بات کہتا ہے کہ آپ سراپا شفقت تھے آپ نہایت دعا گو، منکسر المزاج اور ہمت و جرأت والے تھے۔ امامت احمدیہ سے وابستگی کا یہ عالم تھا کہ جب بھی موقع ملتا تو حضرت صاحب سے ملاقات کے لئے بیتاب رہتے اور اپنی اولاد کو بھی امامت سے وابستگی کی وقتاً فوقتاً تلقین فرماتے رہتے۔

۱۹۸۹ء میں صد سالہ جلسہ انگلستان میں شرکت کے لئے لندن گئے۔ حضرت صاحب سے ملاقات کرنے گئے تو حضرت صاحب نے بے ساختہ فرمایا "چوہدری صاحب آپ نے سینچری پوری کرنی ہے" پھر تو آپ ہر سال جلسہ سالانہ انگلستان میں شرکت کرنے کے لئے جانے لگے اور ہر سال ملاقات ہوتے ہی حضرت صاحب انہیں یہی دعا دیتے رہے۔ چنانچہ ۱۹۸۹ء سے ۱۹۹۳ء تک پانچ جلسوں میں شرکت کا انہیں موقع ملا۔ اسی طرح قادیان کے صد سالہ جلسہ میں بھی وہ تشریف لے گئے وہاں بھی حضرت صاحب نے یہی فرمایا۔ چنانچہ حضرت صاحب کی دعا کے عین مطابق ایک صدی پوری کرنے کے بعد وہ اللہ کے حضور حاضر ہو گئے۔ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وفات سے قبل ہی اشارہ مل گیا جس کا انہوں نے چند روز قبل اپنے بچوں سے بھی اظہار کر دیا تھا۔ آپ جون کے شروع میں بیمار ہوئے بغرض علاج لاہور اپنے بیٹے مکرم چوہدری عبدالرشید کے ہاں مقیم ہوئے۔ خون میں یوریا بڑھنے کا علاج ہو رہا تھا کہ دل کا دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا۔

آپ کے پسماندگان میں تین بیٹے۔ دو بیٹیوں کے علاوہ ۲۹ پوتے پوتیاں۔ نواسے نواسیاں پڑپوتے اور پڑنواسیاں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انہیں اپنی جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔

تقویٰ والے پر خدا کی تجلی ہوتی ہے

تقویٰ والے پر خدا کی تجلی ہوتی ہے۔ وہ خدا کے سایہ میں ہوتا ہے۔ مگر چاہئے کہ تقویٰ خالص ہو اور اس میں شیطان کا کچھ حصہ نہ ہو۔ ورنہ شرک خدا کو پسند نہیں اور اگر کچھ حصہ شیطان کا ہو تو خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ سب شیطان کا ہے۔ خدا کے پیاروں کو جو دکھ آتا ہے وہ مصلحت الٰہی سے آتا ہے ورنہ ساری دنیا اکٹھی ہو جائے تو ان کو ذرہ بھر تکلیف نہیں دے سکتی۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

دینی معلومات

حضرت مرزا غلام احمد صاحب ۱۴ شوال ۱۲۵۰ھ (۱۳ فروری ۱۸۳۵ء) بروز جمعۃ المبارک قادیان میں پیدا ہوئے۔

آپ کے والد ماجد مرزا غلام مرتضیٰ صاحب رئیس قادیان اور والدہ ماجدہ حضرت چراغ بی بی صاحبہ تھیں۔

آپ نے پہلی بیعت ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ میں حضرت صوفی احمد جان صاحب کے مکان پر لی۔ حضرت مولانا نورالدین نے سب سے پہلے بیعت کی۔

حضرت صاحب کی کل ۸۵ تصنیفات ہیں پہلی براہین احمدیہ حصہ اول و دوم ۱۸۸۰ء میں شائع ہوئی اور آخری پیغام صلح ۱۹۰۸ء میں۔

حضرت صاحب کی دوسری شادی نومبر ۱۸۸۴ء میں دہلی کے مشہور صوفی حضرت خواجہ میر درد کے خاندان میں حضرت اماں جان نصرت جہاں بیگم سے ہوئی۔

حضرت صاحب نے سفر ہوشیار پور جنوری ۱۸۸۶ء میں کیا۔ آپ نے وہاں ۴۰ دن تک علیحدگی میں عبادت کی۔ اسی دوران آپ کو مصلح موعود کی عظیم بشارت دی گئی۔

حضرت صاحب نے گور تھلہ اور جماعت کپورتھلہ کے بارے میں کیا فرمایا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کپورتھلہ قادیان کا ایک محلہ ہے اور احباب کپورتھلہ کو لکھا میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ قیامت کو بھی میرے ساتھ ہوں گے۔ کیونکہ دنیا میں بھی آپ نے میرا ساتھ دیا۔

حضرت صاحب کے پانچ رفقاء تھے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔ حضرت مولانا شیر علی صاحب۔ حضرت یعقوب علی عرفانی صاحب۔ حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب۔ حضرت حافظ روشن علی صاحب۔

حضرت صاحب کی کوئی سی دس کتابیں بتائیں۔

سرمہ چشم آریہ۔ فتح...... توضیح مرام۔ ازالہ اوہام۔ آئینہ کمالات...... حقیقۃ...... اعجاز...... ہندوستان میں۔ تحفہ گولڑویہ۔ کشتی نوح۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور پادری عبداللہ آتھم کے مابین ۱۸۹۳ء میں جو مشہور تحریری اور تقریری مباحثہ امرتسر میں ہوا۔ وہ جنگ مقدس کے نام سے موسوم ہے۔

حضرت صاحب کی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں وفات ہوئی اور ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت امام جماعت الاول نے بہشتی مقبرہ قادیان میں نماز جنازہ پڑھائی اور وہیں تدفین ہوئی۔

ہو گئے ہیں اس قدر پامالِ جورِ یار ہم
اپنی پرچھائیں سے بھی ہیں ان دنوں بیزار ہم

ہر قدم پر کوچۂ جاناں میں سجدہ ریز ہیں
ہیں تو دیوانے بکارِ خویش ہیں ہشیار ہم

ان کے دامن میں کوئی گوشہ نہیں تیرے لئے
اب کہاں لے جائیں تجھ کو چشمِ گوہر بار ہم

اپنے زخموں نے سر محفل چراغاں کر دیا
جسم پر لائے سجا کر آج لالہ زار ہم

خواب میں بھی چشم وا تھی انتظار یار میں
لے کے آئے ہیں ازل سے طالعِ بیدار ہم

تم بھلا کیسے مسیحا ہو تمہاری بزم میں
آئے تھے اچھے بھلے ہو کر چلے بیمار ہم

حالِ دل چھیڑا تو فرمانے لگے بس چھوڑئے
سن چکے ہیں یہ فسانہ آپ سے سو بار ہم

مدتیں گذریں کہ جلتی دھوپ میں چھوڑا تھا گھر
اور ابھی تک ڈھونڈتے ہیں سایۂ دیوار ہم

ساغر و مینا سے مطلب ہے نہ میخانے سے کام
چشمِ ساقی سے جو پیتے ہیں وہ ہیں میخوار ہم

حسن حیرت ہے ہمیں حاصل تماشہ ہو نہ ہو
گرچہ محفل میں تری ہیں نقش بر دیوار ہم

آئینے سے بھی خفا ہیں رشک کی حد دیکھئے
اور مجرم ہم بنے۔ تھے آئینہ بردار ہم

اپنے قول اپنے عمل کا فرق بھی خورشید دیکھ
تجھ کو کل تک جانتے تھے صاحبِ کردار ہم

خورشید احمد باجوہ

ہر طرح سے تم نیکی کا نمونہ بنو

اگر حاکم ظالم ہو تو اس کو برا نہ کہتے پھرو بلکہ اپنی حالت میں اصلاح کرو۔ خدا اس کو بدل دے گا یا اسی کو نیک کر دے گا۔ جو تکلیف آتی ہے وہ اپنی ہی بدعملیوں کے سبب آتی ہے ورنہ (صاحب ایمان) کے ساتھ خدا کا سایہ ہوتا ہے (صاحب ایمان) کے لئے خدا تعالیٰ آپ سامان مہیا کر دیتا ہے میری نصیحت یہی ہے کہ ہر طرح سے تم نیکی کا نمونہ بنو خدا کے حقوق بھی تلف نہ کرو اور بندوں کے حقوق بھی تلف نہ کرو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سربوں نے امن منصوبہ مسترد کر دیا

بوسنیا کے بارے میں پانچ بڑے ملکوں امریکہ روس برطانیہ فرانس اور جرمنی نے جو امن منصوبہ پیش کیا تھا اور جس کو مسلمانوں اور کروٹس نے قبول لیا تھا۔ اسے سربوں نے مسترد کر دیا ہے۔ اس منصوبہ کے بارے میں شرط یہ تھی کہ یا اسے قبول کیا جائے یا رد کر دیا جائے۔ سربوں نے اس منصوبے پر کئی قسم کے اعتراضات کئے ہیں۔ اس کے مطابق بوسنیا کو سربوں اور مسلمانوں میں تقسیم کیا جانا تھا۔ سربوں کو ۴۹ فیصد علاقہ اور مسلمانوں کو ۵۱ فیصد علاقہ دینے کی منظوری دی گئی تھی۔ یہ سمجھوتہ سربوں کو منظور نہیں ہوا اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت سرب بوسنیا کے ۷۰ فیصد علاقے پر قابض ہیں۔ اور اس منصوبے کو مان کر انہیں قریباً ۲۱ فیصد علاقہ خالی کر کے مسلمانوں کے حوالے کر دینا تھا۔

قریباً دو سال قبل جب بوسنیا میں لڑائی چھڑی تو سربوں کا خیال تھا کہ وہ یورپی ملکوں کی پشت پناہی سے چند ہفتوں میں سارے بوسنیا پر قبضہ کر کے وہاں سے مسلمانوں کی نسل ختم کر دیں گے۔ لیکن سخت جان بوسنین مسلمانوں نے کمال جرات و دلیری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اور بے مثال صبر سے لے کر سربوں کا مقابلہ کیا۔ لاکھوں مسلمان مرد عورتیں بچے ملک چھوڑ کر جانے پر مجبور کر دیئے گئے۔ ہزاروں لاکھوں جنگ میں ہلاک ہو گئے۔ بڑی تعداد میں عورتوں کی عصمتیں قربان ہو گئیں۔ اس سارے دردناک مظالم کے باوجود بوسنیائی مسلمانوں نے اپنا تشخص برقرار رکھا اور شکست قبول نہ کی۔

سربوں کو وارننگ دی گئی تھی کہ اگر انہوں نے امن سمجھوتہ قبول نہ کیا تو پانچ بڑے ملکوں کی طرف سے ان کے خلاف سخت اقدامات کئے جائیں گے۔ اور صورت حال بہت سنگین ہو جائے گی۔ یہ اقدامات کیسے ہوں گے اس کا پتہ تو وقت آنے پر لگے گا۔ اور اس کا بہت سا انحصار پانچ ملکوں کے رابطہ گروپ کے اتحاد اور رد عمل پر ہے کہ وہ سربوں کے خلاف کیا کارروائی کرتے ہیں۔ روس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ سربوں سے درپردہ ہمدردی رکھتا ہے اور یہ الزامات بھی عائد کئے گئے ہیں کہ روس ہی سے سربوں کو اسلحہ بھی فراہم کیا جا رہا ہے روس کی اس علاقے کے مسلمانوں سے دشمنی جنگ ہائے بلقان کے وقت سے چلی آ رہی ہے۔ جب بوسنیا کا علاقہ ترکی کا ایک صوبہ تھا۔ روسی جارحیت سے یہ علاقہ ترکوں کے ہاتھ سے نکل گیا تھا۔

پانچ بڑے ملکوں کا رابطہ اجلاس اس ماہ کے آخر میں منعقد ہو گا جس میں صورت حال پر غور کر کے مستقبل کا لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔ اس وقت بوسنیا میں متحارب گروپوں کی طرف سے جنگ بندی کی گئی ہے اگرچہ اس کی خلاف ورزیاں بھی روزمرہ کا معمول ہیں۔

شمالی کوریا کے سابق سربراہ

شمالی کوریا کے سابق سربراہ مسٹر کم ال سنگ کو ہزاروں لوگوں کی آہوں اور سسکیوں کے درمیان سپرد خاک کر دیا گیا مسٹر کم ال سنگ کی تدفین کے اگلے ہی روز بڑے بڑے جلسہ ہائے عام میں نئے صدر مسٹر کم جانگ ال کے ساتھ وفاداری کا اظہار کیا گیا جو آنجہانی صدر کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ ان کی عمر ۵۲ سال ہے جنوبی کوریا میں مبصرین کا کہنا ہے کہ اگرچہ یہ بڑی بڑی ریلیاں آنجہانی صدر کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے منعقد کی گئی تھیں لیکن دراصل ان کا مقصد نئے صدر کو عوامی حمایت دلانا تھا۔ شمالی کوریا کی سرکاری خبر رساں ایجنسی نے بتایا ہے کہ دارالحکومت کی گلیاں، چوک، سٹیڈیم اور کھیل کے میدان لاکھوں لوگوں سے بھرے پڑے تھے۔ ان میں نئے صدر کو عوام کا اور پارٹی کا زبردست لیڈر قرار دیا گیا۔

ریڈیو پیانگ یانگ سے نائب وزیراعظم کم ینگ نام کی تقریر نشر کی گئی جو نئے صدر کی بجائے تصور کی گئی۔ مسٹر کم ال جانگ کو عوام نے کبھی تقریر کرتے نہیں سنا۔ کیونکہ یہ کہا جاتا ہے کہ وہ اتنی تیز رفتاری سے بولتے ہیں کہ ان کی بات سمجھ میں نہیں آتی۔ بعد ازاں پورے ملک میں تین منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی جس کے بعد ملک کے تمام بحری جہازوں اور موٹر کاروں بسوں ٹرکوں نے اپنے ہارن بجا کر آنجہانی صدر کو خراج تحسین پیش کیا۔

اگرچہ نئے صدر کی جانشینی کا باقاعدہ کوئی اعلان نہیں کیا گیا لیکن پہلے سے ہی یہ سمجھا جا رہا تھا کہ آنجہانی کے بڑے بیٹے کم ال جانگ ہی ان کے جانشین ہوں گے۔ جنوبی کوریا میں مبصرین نے بتایا ہے کہ نئے صدر کا فیصلہ کمیونسٹ پارٹی کی ایک خفیہ میٹنگ میں کیا گیا اور ان کی باضابطہ جانشینی کا اعلان جلد کر دیا جائے گا۔

آنجہانی صدر کا جنازہ دارالحکومت کی چوڑی سڑکوں سے گذارا گیا۔ جہاں سڑک کے دونوں طرف بے قراری سے روتے ہوئے عوام بڑی تعداد میں جمع تھے۔ چھوٹے بچے بھی اور بڑے بھی اور بوڑھے بھی مرد بھی اور عورتیں بھی سب دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے جیسا ان کا حقیقی باپ فوت ہو گیا ہو۔ شمالی کوریا کے سرکاری ذرائع نے بتایا کہ ۲۰ لاکھ شمالی کوریائی عوام سڑکوں کے دونوں جانب کھڑے تھے۔ آنجہانی کم ال سنگ کی آخری رسومات خفیہ طور پر ادا کی گئیں۔ کسی غیر ملکی کو ان میں شرکت کے لئے نہیں بلایا گیا۔ کم ال سنگ کی وفات کے بعد بھی راز داری کا یہ عالم تھا کہ ان کی وفات کی خبر پورا دن روکی گئی۔ تدفین کے دن تک ہر قسم کے غیر ملکیوں کا شمالی کوریا میں داخلہ بند رہا۔ جنوبی کوریا کے ذرائع نے تو یہاں تک کہا کہ جو جنازہ پیانگ یانگ کی سڑکوں سے گذارا گیا اس میں بھی آنجہانی کم ال سنگ کا جسد خاکی موجود نہ تھا۔

وارن کرسٹوفر

صدر اسد ملاقات

امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر نے شام کے صدر مسٹر حافظ الاسد سے ملاقات کے بعد امن سمجھوتے میں حائل بعض مشکلات کا ذکر کیا ہے۔ وہ اسرائیل اور شام کے درمیان بات چیت دوبارہ شروع کرانے کے لئے دمشق اور تل ابیب کے دورے پر آئے ہیں۔ اگرچہ مشرق وسطی میں اسرائیل اور عربوں کے درمیان تاریخی تبدیلیاں عمل میں آ چکی ہیں لیکن شام اور اسرائیل کے درمیان امن ابھی تک شکوک وشبہات کا شکار ہے۔

امریکی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ صدر اسد امن کے سلسلے میں کسی پیش رفت کے لئے بڑے سنجیدہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے معاملے کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا کہ کس طرح دونوں ملک ایک دوسرے کے قریب آ سکتے ہیں۔ اور یہ بات بجائے خود ایک اچھی علامت ہے۔

تاہم مسٹر کرسٹوفر نے صدر اسد سے ابتدائی دو ملاقاتوں کے بعد، جو مجموعی طور پر پانچ گھنٹوں تک جاری رہیں' معاملے کی پیچیدگی اور مشکلات کا اعتراف کیا۔ ان مشکلات میں سمجھوتے کی شرائط' اسرائیل گولان کا کتنا علاقہ خالی کرے گا' اور دونوں ملکوں کے درمیان اقتصادی اور تجارتی تعلقات شامل ہیں۔ یہ بہت سے ایسے مسائل ہیں جو ۱۹۴۸ء میں اسرائیل کے قیام کے وقت سے حل طلب چلے آ رہے ہیں۔

مسٹر کرسٹوفر نے یہ بات واضح کی ہے کہ وہ تل ابیب سے کوئی نئی بات لے کر نہیں آئے۔ انہوں نے تل ابیب میں وزیراعظم رابن اور وزیر خارجہ مسٹر پیریز سے ملاقات کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ نئی باتیں بہت معمولی سی ہیں۔ اس وقت ہم جن باتوں پر غور کر رہے ہیں وہ یہ ہیں کہ پرانے معاملات کو کن کن مختلف طریق پر حل کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ دونوں ملکوں کے درمیان مسائل کو حل کرنے کی راہ میں بہت سی رکاوٹیں ہیں۔

چین / ایٹمی تعاون

چین کے وزیراعظم مسٹر لی فنگ نے چین کے ایٹمی پروگرام کو ترقی دینے کے لئے بیرونی ملکوں کی امداد حاصل کرنے کی اپیل کی ہے۔ حال ہی میں چین نے کامیابی سے ڈایا بے پلانٹ کو اپنی ہمت سے مکمل کیا ہے۔

چین کے اخبار چائنا ڈیلی نے اپنی اشاعت میں لکھا ہے کہ ایٹمی ترقی کے میدان میں ہمارا غیر ملکیوں سے تعاون بہت ابھر رہا ہے۔ جنوبی چین میں گوانگ ڈونگ صوبے میں تعمیر ہونے والا ڈایا بے پلانٹ ۹۰۰ میگاواٹ کی طاقت کا ہے۔ یہ پلانٹ فرانس اور برطانیہ کے ایک کنسورشیم نے مکمل کیا ہے اس پلانٹ سے گوانگ ڈونگ صوبے اور ہانگ کانگ کو بجلی فراہم ہو گی۔ ہانگ کانگ یہاں سے ۵۰ کلومیٹر جنوب میں واقع ہے۔ چینی وزیراعظم نے کہا کہ غیر ملکیوں سے مل کر کام کرنے سے چین کو بہت سی نئی معلومات اور تجربہ حاصل ہوا ہے۔

بتایا گیا ہے کہ چین کی حکومت جلد ایک اور بڑے نیوکلیئر پلانٹ پر کام شروع کرے گی۔ لیکن اس پلانٹ کے لئے غیر ملکی تعاون حاصل نہیں کیا گیا۔ چینی وزیراعظم نے ان خبروں کی تردید کی کہ اس نئے پلانٹ میں ایک جگہ پانی رسنا شروع ہو گیا تھا جس کے باعث اس پلانٹ کی کارکردگی روک دی گئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ پانی کا اخراج ایک معمولی سی بات تھی اور اس سے اصل نیوکلیئر پلانٹ کو کوئی خطرہ لاحق نہیں تھا۔

برطانیہ / کینسر کی ریسرچ

برطانوی سائنسدانوں نے بتایا ہے کہ انہیں بعض ایسی نئی معلومات ملی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ کیونکر کینسر انسانی خلیوں میں پھیلتا ہے۔ اس سے کینسر کے علاج میں مدد ملے گی۔ امپیریل کینسر ریسرچ فنڈ لندن کے سائنسدانوں نے بتایا ہے کہ کینسر کے بڑھنے کا سبب یہ ہے کہ خلیوں کی تقسیم در تقسیم پر قابو نہیں پایا جا سکتا اور خلیوں میں ختم ہو جانے کی صلاحیت نہیں رہتی۔ تازہ تحقیقات سے خلیوں کے مرجانے کے بارے میں نئی معلومات ملی ہیں۔ اس سے

قبل کینسر کی ریسرچ صرف خلیوں کی تقسیم در تقسیم پر مرتکز رہتی تھی اور خلیوں کے مرنے کو اہمیت نہیں دی جاتی تھی۔ اس وجہ سے سائنسدان اس تقریباً آدمی پکچر سے بے خبر تھے جس کی وجہ سے کوئی خلیہ کینسر کا شکار ہوتا تھا۔

فٹ بال کا بہترین کھلاڑی

برازیل کے رومار یو کو دنیا بھر میں فٹ بال کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا ہے۔ مسٹر رومار یو کو ورلڈ کپ ۱۹۹۴ء میں بہترین کارکردگی کی بناء پر گولڈن بال ایوارڈ کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ مسٹر رومار یو کا مقابلہ اٹلی کے رابرٹو بیگیو اور بلغاریہ کے ہیریسٹو سٹا ئخنوف سے تھا۔ ان کی کارکردگی کا جائزہ فٹ بال کی عالمی فیڈریشن کے ٹیکنیکل گروپ' فیفا کے افسران اور عالمی میڈیا کے لوگ لے رہے ہیں۔ انہوں نے ۲۴۰۰ پوائنٹ حاصل کئے جب کہ بیگیو نے ۱۵۰۰ اور سٹا ئخنوف نے ۴۵۰ پوائنٹ حاصل کئے۔ مسٹر رومار یو نے ورلڈ کپ میں ۵ گول کئے۔ وہ دنیا کے بہترین اٹیک گول کرنے والے کھلاڑی تسلیم کئے جاتے ہیں۔ ۱۹۹۰ء کے ورلڈ کپ میں یہ اعزاز اٹلی کے کھلاڑی نے اور ۱۹۸۶ء کے ورلڈ کپ میں یہ اعزاز ارجنٹائن کے ڈیگو میراڈونا نے حاصل کیا تھا۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۵۹۲ میں قانتہ احمد بنت چوہدری محمد شریف صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مراڑہ پوسٹ آفس خاص تحصیل نارووال حال واہ کینٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۴-۱۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ نمبر G/10 برقبہ ۲۶۰ مربع گز جس کے وارث والدہ صاحبہ کے علاوہ ایک بھائی اور چار بہنیں ہیں۔ پلاٹ ابھی تقسیم نہیں ہوا جو حصہ ملے اس پر وصیت دوں گی۔ اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ قانتہ احمد ۲۰ مولسری روڈ واہ کینٹ راولپنڈی گواہ شد نمبر ۱ فرید احمد برادر موصیہ گواہ شد نمبر ۲ لیئق احمد چغتائی ابن بشیر احمد چغتائی ۱۸ مولسری روڈ واہ کینٹ

مسل نمبر ۲۹۵۹۳ میں سمیرا مبشر زوجہ مبشر احمد صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک سدیو پوسٹ آفس مراکیوال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۷-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند محترم پندرہ ہزار روپے (۲) زرعی زمین ایک ایکڑ واقع ضلع سیالکوٹ مالیتی ایک لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ ۳۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سمیرا مبشر چک سدیو پوسٹ آفس میراکیوال ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر ۱ مبشر احمد خاوند موصیہ وصیت نمبر ۲۵۰۸۰ گواہ شد نمبر ۲ بشارت احمد شاہد مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۹۳۰۹

مسل نمبر ۲۹۵۹۴ میں محمد اسحاق ولد محمد ابراہیم صاحب قوم راجپوت پیشہ فارغ عمر ۶۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۱/۵ دارالبرکات ربوہ آف چک ۳۸۔ ج سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۵-۲۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی زمین ۱۰ کنال ۱۵ مرلہ واقع چک ۳۸۔ ج ضلع سرگودھا مالیتی ۷۰ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ اور مبلغ ۳۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد اسحاق ساکن چک نمبر ۳۸۔ ج ضلع سرگودھا حال ۱۱/۵ دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر ۱ ظہور احمد پسر موصی گواہ شد نمبر ۲ پروفیسر محمد نواز احمد ولد چوہدری نذیر احمد صاحب فیصل آباد

مسل نمبر ۲۹۵۹۵ میں نذیر احمد ولد میاں اللہ دتہ صاحب قوم کھوکھر پیشہ ڈرائیور عمر ۶۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵ دارالرحمان کالونی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۲-۱۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ نقد رقم سات ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ۴۲۵ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نذیر احمد ۵ دارالرحمان کالونی ربوہ گواہ شد نمبر ۱ محمد رفیق اکبر ولد نذر محمد صاحب ۲/۳ دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر ۲ ڈاکٹر سلطان احمد مجاہد نگران حلقہ رحمان کالونی ربوہ

اطلاعات و اعلانات

ضرورت سٹاف

○ نصرت جہاں اکیڈمی میں درج ذیل مضامین کے لئے اساتذہ کی آسامیاں خالی ہیں۔
شماریات' معاشیات' ریاضی' کیمسٹری' انگلش' اردو۔

امیدواروں کا متعلقہ مضامین میں کم از کم ایم۔ اے' ایم۔ ایس۔ سی سیکنڈ ڈویژن ہونا لازمی ہے۔

اکیڈمی میں ملازمت کے خواہشمند امیدوار فوری طور پر اپنی درخواستیں چیئرمین صاحب ناصر فاؤنڈیشن کے نام لکھ کر خاکسار سے ملیں

پرنسپل
نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

اعلان داخلہ

○ نصرت جہاں اکیڈمی "انٹر کالج" ربوہ کی گیارہویں جماعت میں داخلہ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فیصل آباد کی مقرر کردہ تاریخوں کے مطابق ہو گا۔

نصرت جہاں انٹر کالج محکمہ تعلیم اور بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فیصل آباد کا منظور شدہ ادارہ ہے اور طلباء کو این' سی سی N.C.C کی ٹریننگ بھی دلائی جاتی ہے۔

نصرت جہاں انٹر کالج میں مندرجہ ذیل گروپس میں داخلہ کے خواہشمند طلباء پراسپکٹس کے لئے فوری طور پر دفتر سے رابطہ کریں۔

سائنس - پری میڈیکل گروپ + پری انجینئرنگ گروپ

آرٹس۔ ریاضی' اکنامکس' شماریات

پرنسپل
نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ

تبدیلی نام

○ میں نے اپنا نام "نصرت جہاں بیگم" سے تبدیل کر کے "نصرت ستار" رکھ لیا ہے اب آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

نصرت ستار بنت چوہدری مولا بخش
اہلیہ عبدالستار خان
کوارٹر تحریک جدید دارالنصر غربی ربوہ

ترسیل پرچہ جات امتحان

○ مجلس انصار اللہ کے خصوصی سہ ماہی مرکزی امتحان بسلسلہ "خسوف و کسوف" کے پرچہ جات تمام زعماء/ زعماء اعلیٰ کی خدمت میں بھجوائے جا چکے ہیں۔ اگر کسی مجلس میں اب تک موصول نہ ہوئے ہوں تو مرکز کو لکھ کر منگوا لیں اور زعماء کوشش کریں کہ سب انصار اس امتحان میں شریک ہوں۔

۳۱۔ جولائی ۹۴ء حل شدہ پرچے مرکز میں بھجوانے کی آخری تاریخ ہے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان۔ ربوہ)

دردوں سے فوری نجات

پینز کیوریٹو سمیل PAINS CURATIVE SMELL بفضلہ تعالیٰ ہر قسم کی دردوں کیلئے مؤثر

24 گھنٹوں کیلئے آزمائش مفت

تفصیلی لٹریچر مفت طلب کریں:

فون 04524 771/211283 **کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ** فیکس 04524-212299

خبریں

ربوہ : 27- جولائی-1994ء
کل سے گرمی میں اضافہ ہوگیا ہے
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 40 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ دشمن کے ایجنٹ علماء و مشائخ کی صفوں میں گھس آئے ہیں۔ مسجدوں اور امام بارگاہوں پر کوئی مسلمان حملہ نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردی روکنے کے لئے حکومت نے سیکیورٹی نیٹ ورک کو پوکس کر دیا ہے لیکن علماء کو بھی سرگرم کردار ادا کرنا ہوگا۔

○ پاک فوج کے کور کمانڈرز کے اجلاس میں اعلان کیا گیا ہے کہ ہم ملکی دفاع اور داخلی سلامتی کو درپیش خطرات کے مقابلہ کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ کور کمانڈرز کا اجلاس آرمی چیف کی زیر صدارت ہوا۔

○ انٹیلی جنس بیورو کے سابق سربراہ بریگیڈیئر امتیاز کی گرفتاری کے خلاف درخواست لاہور ہائی کورٹ نے مسترد کر دی ہے عدالت کو کہا گیا تھا کہ ان کی گرفتاری سے توہین عدالت ہوئی ہے۔ عدالت نے قرار دیا کہ ان کو اس کیس میں گرفتار نہیں کیا گیا جس میں ضمانت ہوئی تھی۔ اس لئے توہین عدالت کا کوئی جواز نہیں

○ مقدمہ بغاوت کے دوسرے مجرم میجر عامر گرفتار نہیں ہو سکے خفیہ پولیس کے اہلکار پشاور ہائی کورٹ' اور سرحدوں پر نگرانی کر رہے ہیں۔ میجر عامر کے افغانستان فرار ہونے کے بارے میں تصدیق نہیں ہو سکی۔ ایف آئی اے اور پولیس نے کئی جگہ چھاپے مارے۔ پولیس نے پورے ضلع صوابی کی ناکہ بندی کر لی ہے۔ ایف آئی اے والے گرفتاری کے لئے گھر پہنچے تو میجر عامر نے وارنٹ طلب کیا۔ حکام وارنٹ لے کر آئے تو میجر عامر غائب ہو چکے تھے۔

○ مسلم لیگ کے چوہدری نثار نے کہا ہے کہ حکومت نے اعلان جنگ کر دیا ہے اب کوئی احمق ہی حکومت سے مذاکرات کرے گا۔ بتایا گیا ہے کہ بریگیڈیئر امتیاز میجر عامر اور مسلم لیگی رہنما ملک نعیم کے خلاف غداری کے مقدمات کے پیش نظر نواز لیگ نے حکومت سے مذاکرات نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ملک میں مفاہمت کی فضا بالکل ختم ہو کر رہ گئی ہے۔ چوہدری نثار نے الزام لگایا کہ بینظیر نے بھی حاضر سروس فوجی جرنیلوں سے مل کر ہماری حکومت کو غیر مستحکم کیا تھا۔

○ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ غداری کا یہ مقدمہ چلا تو سب کے خلاف مقدمات چلیں گے۔ انہوں نے کہا کہ صدر کو آئندہ ہفتے پھر منظر عام پر لائیں گے۔

○ مقدمہ غداری کے ایک نامزد ملزم ملک نعیم نے کہا ہے کہ ہم نے آئینی طریقوں سے حکومت ہٹانے کی کوشش کی ہے یہ کوئی غداری نہیں اگر یہ غداری ہے تو موجودہ حکمران بڑے مجرم ہیں۔ نئی تحریک عدم اعتماد کے لئے دن رات کام کریں گے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بینظیر پنجاب میں وٹو کو ہٹانے کے لئے مسلم لیگی اراکین سے رابطے کر رہی ہیں۔

○ مسلم لیگ (ن) نے حکومت کے خلاف تحریک چلانے کے لئے تمام سیاسی جماعتوں سے رابطے شروع کر دیئے ہیں۔ لاہور میں ۱۴۔ اگست کو آل پارٹیز کانفرنس کی کوششیں جاری ہیں۔

○ لاہور کی مصروف ترین سڑک برانڈرتھ روڈ پر جدید اسلحہ سے لیس ۱۰۔ ڈاکوؤں نے عملہ کے ۴۳ اراکین کو یرغمال بنا کر ۵۰ لاکھ روپے لوٹ لئے۔ ڈاکو ۲۵ منٹ تک لوٹ مار کرتے رہے۔ بتایا گیا ہے کہ ڈاکو اردو بول رہے تھے۔

○ صادق آباد میں نقاب پوش ڈاکوؤں نے نیشنل بینک سے ۵۰ لاکھ روپے کا سونا اور نقدی لوٹ لی۔ جدید اسلحہ سے لیس ڈاکو ایک بجے بینک میں گھس آئے اور عملہ کو ایک کمرے میں بند کر دیا۔ ڈاکو سندھی زبان بول رہے تھے۔ ڈاکوؤں کے بارے میں پتہ چلا ہے کہ وہ سندھ کی طرف فرار ہو گئے ہیں۔

○ ٹھٹھہ میں نہر کے پشتوں کی حالت تشویشناک ہے حکومت کے پاس صورت حال سے نبٹنے کے لئے کوئی فنڈز نہیں ہیں۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج اور مظاہرین کے درمیان جھڑپوں میں ۱۴۔ مجاہد شہید اور ۹ بھارتی ہلاک ہو گئے۔

○ قوم پرست بلوچ رہنما خیر بخش مری طویل عرصہ کی خاموشی کے بعد پھر متحرک ہو رہے ہیں اور اہم شخصیات سے رابطے کر رہے ہیں۔

○ غداری کے مقدمہ میں سابق صدر غلام اسحاق خان اور سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ کو بھی شامل تفتیش کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ اکبر بگٹی نے مصطفیٰ جتوئی سے ملاقات کے دوران اس خیال کا اظہار کیا کہ "صورت حال خطرناک ہے" دونوں نے ہم خیال جماعتوں کو اکٹھا کرنے پر اتفاق رائے کیا۔ دونوں نے کہا کہ محاذ آرائی کی سیاست جلد ختم کی جائے۔

○ بعض صحافیوں پر انٹیلی جنس بیورو کے ذریعے مالی مفادات حاصل کرنے کے الزام پر سینٹ میں صحافیوں نے کارروائی کا بائیکاٹ کر دیا۔ وزیر قانون نے یقین دلایا کہ ایف آئی اے کے ڈپٹی ڈائریکٹر کے الزام کی تحقیقات کرائی جائے گی۔

○ بوسنیا میں پاکستانی فوج کے ایک صوبیدار ارباغ حسین لڑائی میں شہید ہو گئے۔

○ مسلم لیگ نے بینظیر بھٹو حکومت کے خلاف تحریک عدم اعتماد لانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ضیاء الحق کی برسی میں بھی بھرپور شرکت کی جائے گی۔ نواز شریف کی صدارت میں مسلم لیگ کے اعلیٰ سطحی اجلاس میں اہم فیصلے کئے گئے ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ سندھ نے اعلان کیا ہے کہ حضرت شہباز قلندر کے مزار کا گنبد حکومت دوبارہ تعمیر کرے گی۔ گنبد گرنے سے جاں بحق اور زخمی ہونے والوں کو حکومت کی طرف سے معاوضہ ادا کیا جائے گا۔

○ قائد حزب اختلاف نے الزام لگایا ہے کہ حکومت کا بھارت کو تجارتی مراعات دینا مجاہدین کشمیر کو کچلنے کے لئے وسائل مہیا کرنے کا مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر میں بھارتی مظالم کے پیش نظر اسلامی کانفرنس نے بھارت کے خلاف اقتصادی پابندیاں عائد کرنے کی متفقہ قرارداد منظور کی تھی مگر حکومت نے بھارت کو مراعات دے دی ہیں۔

○ مسئلہ کشمیر کو عالمی سطح پر اجاگر کرنے کے لئے اپوزیشن اپنے وفد بیرون ملک بھیجے گی۔

○ وزیر تجارت احمد مختار نے کہا ہے کہ تجارتی پالیسی میں دی گئی مراعات سے برآمدات میں اضافہ ہوگا۔

○ ساہیوال کے قریب دریائے راوی کے بھر جانے سے ۲۵۔ دیہات کے ڈوب جانے کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔ بدوملہی سے پانی اتر گیا ہے۔ میراں شاہ کے قریب بیشتر علاقے زیر آب آ گئے۔

○ پاکستان اور جنوبی افریقہ کے درمیان تجارتی تعلقات کا آغاز ۳۔ اگست کو ہوگا۔

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
۴ بجے تا ۸ بجے شام

رجمنٹ شرقی نزد بیت راجیکی
الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ
قائم شدہ 1978ء
پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور سے منظور شدہ
فون نمبر 211592
اوقات کار صبح 7 تا 2½ بجے تک
بیکار نہ رہیئے ہنر سیکھئے
داخلہ جاری ہے
ریفریجریشن اینڈ ایئرکنڈیشننگ۔ الیکٹریشن
داخلہ کے لئے تعلیم مڈل / میٹرک
مدت کورسز 6 ماہ (300 گھنٹے)
اوقات کار میں تشریف لاویں
امتحان حکومت لیتی ہے۔ اور وہی سند جاری کرتی ہے۔
مخلصانہ مشورہ
میٹرک میں فیل ہونے یا کم نمبر آنے کی وجہ سے پریشان نہ ہوں اور بیکار رہ کر مزید پریشان ہونے کی بجائے کوئی ہنر سیکھ کر اپنے آپ کو باعزت اور باوقار طریقہ سے روزی کمانے کے قابل بنائیے۔
کلاسیں یکم اگست سے شروع ہونگی

ربوہ میں ہر ماہ کی ان تاریخوں میں
5 . 6 . 7
حکیم صاحب مطب فرماتے ہیں
نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف
ہوالشافی
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
پر امید واحد علاجگاہ
دواخانہ حکیم نظام جان
ملتان میں ہر ماہ کی 25 تا 28 تاریخ کو
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان

اقصیٰ چوک ربوہ فون
218527
پوسٹ بکس 222 چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
کراچی میں ہر ماہ کی ان تاریخوں میں
12 تا 15
حکیم صاحب مطب فرماتے ہیں۔